مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ الواحد الاحد - اللہ الصمد لم یلد ولم یولد تقدس عما یجعل
لہ نداً وظہیراً - وتنزہ مما یختلفون علیہ تثلیثاً وعشیراً - والصلوٰۃ والسلام
علی جمیع الانبیاء خصوصاً علی سید المرسلین وخاتم النبیین والہ واصحابہ اجمعین
امابعد کہتا ہے ضعیف ترین بندگان خداوند خدائے قوی لایزلی محمد تراب
ولد شیخ غلام العلی بن شیخ نور الدین قریشی صدیقی خانپوری غفرہم اللہ
جو بعض پادری صاحبون سے اتفاق ملاقات ہوا صاحبان مذکور نے حالت
مباحثہ شروع کیا تمام کو تثلیث کا قائل پایا اور سب نے مسیح کو ابن اللہ بتایا اور
کی حرمت کو تعلیم ابتدائی کہا پس بنظر تحقیق عہد جدید (انجیل ۱۲) اور عہد عتیق (توریت ۱۲) مطالعہ کیا
کی بعض ورس پر رائے لکھکر چار فصل اور خاتمہ پر رائے کو ختم کیا اور
اتفاق بعد تحریر چند رسائل علم کلام وگلشن فیض وچند رسائل فن مناظ
وتنویر العیون وکشف الغطا وتعلیم نیل کے ہوا اور نام اسکا اعجاز مسیحی
ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق ؎

فصل اس بیان مین کہ حسب تحریر انجیل جملہ نیکوکار بندے فرزند خدا ہین حضرت مسیح کی تخصیص نہین ہی

باب	ورس	عبارت انجیل	راے
باب ۵	ورس ۹	مبارک وے جو صلح کار ہین کیونکہ خدا کے فرزند کہلاوینگے ۱۲	پہلا جملہ [illegible] بالنص اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ فرزند خدا کا لفظ کہ جسکی عربی ابن اللہ اور جسکا ترجمہ اردو مین خدا کا بیٹا ہے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مین اون بندون پر بولا جاتا تہا جو خداوند خدا کے نہایت درجہ کے مطیع اور بغایت درجہ کے فرمانبردار ہوتے تہے بلکہ بدلالت النص اسبات پر بالبداہت دلالت ورس مسطور کرتے ہین کہ جسنے قدرے تابعداری اور فرمانبرداری اختیار کی اوسپر بہی لفظ خدا کے فرزند کا اطلاق ہوا حتی کہ کہا گیا کہ جو صلح کار ہین خدا کے فرزند کہلاوین گے ورس ۹ باب ۵ انجیل متی مبارک وے جو صلح کار ہین کیونکہ خدا کے فرزند کہلاوینگے
باب ۵	ورس ۴۵	تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمانون پر ہے فرزند ہو پس تم کامل ہو جیسا تمہارا باپ جو آسمانون پر ہے کامل ہے ۔	
باب ۶	ورس ۳۵	پس اپنے دشمنون کو پیار کرو اور پہر پانیکی امید نہ رکہکے بہلا کرو اور قرض دو اور تمہارا اجر بڑا ہوگا اور تم خدا کے فرزند ہوگے کیونکہ وہ ناشکرون اور شریرون پر مہربان ہے ۱۲	
باب ۱۱	ورس ۵۲	اور نہ صرف قوم کیواسطے بلکہ اسواسطے بہی کہ خدا کے پراگندہ فرزندونکو باہم جمع کرے ۱۲	

اس بات پر شاہد ہے ۔ اور ورس ۴۵ باب ۵ انجیل متی کہ تم اپنے باپ کے جو آسمانون
فرزند ہو کیونکہ وہ اپنے سورج کو شریرون اور نیکون پر طالع کرتا اور راستون اور

راستون پر مینہ برساتا ہے ۱۲ - مع سباق و سیاق اور اپنے مضمون کے اعتبار سے اس
بات پر دال ہے کہ جو بدون کے ساتھ نیکوکاری سے پیش آئین وہ نیز فرزند خدا ہین
جس شخص نے عہد جدید یعنی انجیل متی اول کی زبانہ کو جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہے من اولہ
الی آخرہ باتحقیق نظر نہیں بلکہ بنظر سرسری دیکھا ہوگا اوسپر یہہ بات مثل آفتاب نیمروز کے
ظاہر ہوگی کہ عہد عیسوی مین لفظ فرزند کا استعمال دو معنی مین ہوتا تھا - ایک یہہ کہ جو
بوسیلہ توالد اور تناسل پیدا ہو وہ اپنے والدین کا فرزند کہلاوے - اور دوسرے یہ
کہ غیر ذریعہ مذکور کے فرزند کے لفظ سے تعبیر کیا جاوے - معنی اول کا استعمال تو آجتک کلام
مین موجود ہے اور معنی ثانی کی چند فردین ہین ازانجملہ ایک یہہ ہے کہ لفظ فرزند کا اطلاق
مطیع اور فرمانبردار بندگان خداوند خدا پر ہوتا تھا شاہد اس بات کی وہ درس ہین
جو انجیل سے ہمنے رسالہ ہذا مین نقل کئے ہین عرف عام مین معنی اول فرزند کے حقیقی
ہین - اور معنی دوم لفظ فرزند کے مجازی - اور فرزند نتیجہ ہے اپنے والد اور والدہ
اکثر افراد ہین اور فقط والدہ کا بعض افراد ہین - پس انجیل مین جہان خدا کا فرزند یا
خدا کے فرزند بولا گیا ہے وہان فرمانبردار بندہ اور مطیع بندے مراد ہین - موافق مذاق
و محاورہ انجیل کے فرزند خدا ہونے مین حضرت مسیح اور تمام فرمانبردار بندگان خدا
خدا برابر ہین - اور باعتبار اطاعت کے مراتب مین تفاوت - پس جس مقام پر انجیل
مین حضرت مسیح کو خدا کا فرزند یا خدا کا بیٹا لکھا ہے اس جا سے لفظ مذکور سے بندہ مطیع
اور فرمانبردار مراد ہے - نہ وہ کہ جو عوام نصاری کا اعتقاد ہے یعنی اکلوتا بیٹا -
ورس ۹ باب ۵ انجیل متی اور ورس پینتالیس باب ۵ انجیل متی اور ورس پینتیس ۳۵ باب ۶
انجیل لوقا عمومیت فرزندیت پر دلالت کرتے ہین کیونکہ جن اشخاص مین وہ صفات جو ورس
ہاے مذکورہ مین مسطور ہین موجود ہون اور صفات مرقومہ کے جو اشخاص موصوف ہون
وہ فرزند خداوند خدا ہون پس تخصیص حضرت مسیح کے فرزند خدا ہونے مین جسطرح عوام

مسیح بیان کرتے ہین بیجا ہے - ورس ۵۲ باب ۱۱ انجیل یوحنا کا مضمون یون دلالت کرتا ہے کہ سواے حضرت مسیح کے جملہ باقیماندہ فرزند خدا ہین کیونکہ یہہ لطور رسول مامور ہو کر فرزندان خدا جو کہ پراگندہ تھے اونکی فراہمی کیواسطے تشریف لاۓ اور مامور اور مامورین ہین فرق ظاہر ہے یا کہیے مرسل اور مرسل الیہ اونمین بہی تفاوت بین ہے - یا یون کہیے حضرت مسیح فراہم کنندہ فرزندان خداوند خدا جو پراگندہ تھے فراہم شوندگان - اور فراہم کنندہ اور فراہم شوندگان کا فرق محتاج بیان نہین اور ایک قابل غور ورس مذکور مین امر اور ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت مسیح تو رسول مامور فرزندان خدا کیطرف اور فرزندان خدا مرسل الیہ اور مامورین ہہ - پس جو فرق فرزند مرسل الیہ اور رسول مامور مرسل ہین اہل عقل پر اظہر من الشمس اور اشہر من الامس ہے - اور اگر حضرت مسیح فرزند خدا حسب اعتقاد اہل مسیح کے ہوتے تو اون ورسون کا کیا جواب ہوگا جسمین حضرت مسیح نے خود کو آپ انسان کا بیٹا بتایا ہے - ورس ۸ باب ۱۲ انجیل متی کیونکہ انسان کا بیٹا سبت کا بہی خداوند ہے - ورس ۱۰ باب ۲ انجیل مرقس پر اسلیے کہ جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنیکا اختیار ہے اوس نے مفلوج کو کہا ۲۴ ورس چوبیس باب پانچ انجیل لوقا - پر اسلیے تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو گناہ معاف کرنیکا اختیار ہے - ورس ستائیس باب چہ ۶ انجیل یوحنا - فانی خوراک کے لیے نہین بلکہ اس خوراک کے لیے محنت کرو جو حیات ابدی تک رہتی ہے اور جو انسان کا بیٹا تمہین دیگا - یہانپر یہہ چار ورس چار انجیلون سے بطور نمونہ منقول ہوئی ہین اور بہت ورس ہین تفصیل اس اجمال کی فصل آئندہ مین آوینگی

فصل دوم مین یہہ بیان ہے کہ جناب مسیح اپنی زبان سے خود کو ابن انسان بیان کیا

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
متی	باب ۹	ورس ۶	پر اسلیے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنیکا	سبحان اللہ حق بر زبان جاری حضرت عیسی صلوۃ اللہ علی رسولنا و علیہ السلام کیا ہی

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	رائے
			اختیار ہے سو اوسنے مفلوج کو کہا	سچے نبی اور برحق رسول اور راست باز
			اوٹھکر اپنی چارپائی اوٹھا اور	اور صادق القول اور دور اندیش تھے ۔ جناب
			اپنے گھر چلا جا ۱۲	موصوف کے سچے نبی اور برحق ہونے پر کتب
متی	باب ۱۰	ورس ۲۳	جبتک کہ انسان کا بیٹا نہ آئے ۔	الٰہی گواہی دیتی ہین ۔ اور راستبازی
متی	باب ۱۲	ورس ۸	کیونکہ انسان کا بیٹا سبت کا بھی	اور صدق گفتاری پر جناب ممدوح کی وہ
			خداوند ہے ۱۲	ورس انجیل کہ جو ہمنے اس فصل مین انجیل متی
متی	باب ۱۲	ورس ۳۲	اور جو کوئی انسان کے بیٹے کے	اور مرقس اور لوقا اور یوحنا سے نقل کئے
			خلاف کوئی بات کہے اوسے معاف	ہین شاہد عادل ہین کیونکہ حضرت مسیح
			کیا جائیگا پر جو روح القدس کی خلاف	ورسہاے انجیل مین اپنے آپکو خود انسان
			کچھ کہے اوسے معاف کچھ نہ کیا جائیگا	کا بیٹا کرکے تعبیر کیا یعنی انسان کا بیٹا بتایا
			نہ اس جہان مین نہ آنیوالے مین	ہے جو ایک واقعی اور راست امر اور اچھی
متی	باب ۱۳	ورس ۳۷	اوسنے جواب دیکے انہین کہا	بات ہے ۔ دیکھو انجیل متی باب ۹ [illegible]
			اچھے بیج کا بونیوالا انسان کا بیٹا ہے ۱۲	(پر اسلیے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین
متی	باب ۱۶	ورس ۱۳	اور یسوع نے قیصریہ فیلبس کے اطراف	پر) اور دور اندیشی اور پیش بینی پر جناب
			مین آکر اپنے شاگردون سے	مسیح کے یہہ امر برہان قاطع اور دلیل ساطع
			کہکے پوچھا کہ آدمی کیا کہتے ہین	ہے کہ اپنے آپکو جابجا اور متعدد جگہہ انجیل
			کہ مین جو انسان کا بیٹا ہون	مین اور خاص و عام جلسون مین انسان کا بیٹا
			کون ہون ۱۲	ظاہر کیا کیونکہ حضرت مسیح اپنی دوربینی اور
متی	باب ۱۷	ورس ۹	اور جب پہاڑ سے اوترتے تھے	فہم و فراست سے اسبات کو جانتے تھے کہ عوام
			یسوع نے انہین حکم دیا اور کہا	کالانعام اس زمانہ کے اور جاہل و ناواقف

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			جبتک انسان کا بیٹا مردون مین سے جی نہ اوٹھے یہہ رویا کسی سے مت کہو۔	لوگ زمانہ آیندہ کے بسبب خرق عادت یعنی بغیر باپ کے قدرت سے پیدا ہونے سے اور نیز اس بات سے کہ جو امور اونکے دست وزبان
متی	باب ۱۷	ورس ۱۲	اسیطرح انسان کا بیٹا بہی اونسے دکھہ اوٹھاویگا ۱۲	مبارک سے حیز ظہور مین جلوہ نما مثل اور رسولون کے ہوئے مجھکو کہین خدا کا بیٹا
متی	باب ۱۷	ورس ۲۲	اور جب وے گلیل مین پہرتے تھے یسوع نے اونہین کہا کہ انسان کا بیٹا آدمیون کے ہاتھہ حوالہ کیا جائیگا	نسمجھہ جاوین اور آپ گناہ مین گرفتار ہون اسواسطے متعدد جا اور متفرق جاسون مین خودکو انسان کا بیٹا بیان کیا ایک جگہہ سہو و
متی	باب ۱۸	ورس ۱۱	کیونکہ انسان کا بیٹا کھوئے ہوئے کو بچانے کے لئے آیا ہے ۱۲	نسیان ہو دوسری جگہہ یاد رہا ایک جا بھول جاے دوسری جا ذکر آے ایک جاے فراموشی
متی	باب ۲۰	ورس ۱۸	دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہین اور انسان کا بیٹا سردار کاہنون اور فقیہون کے حوالہ کیا جائیگا اور وے اوسکے قتل کا حکم دینگے ۱۲	وہ بھول راہ پاے دوسری جگہہ معلوم ہوجاے انجیل متی مین بائیس ورس مین ہے کہ جناب مسیح نے اپنے آپکو انسان کا بیٹا کرکے تعبیر کیا ہے اور انجیل مرقس مین بارہ جا بتایا
متی	باب ۲۰	ورس ۲۸	چنانچہ انسان کا بیٹا اسلئے نہین آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور جان بہترون کے بدلے مین دے	اور انجیل لوقا مین پچیس جگہہ اور یوحنا مین دو مقام پر انسان کے بیٹے ہونے کا اپنی نسبت اقرار کیا ہے کہ مجموعہ اونکا اکسٹھ ہی اور سب
متی	باب ۲۴	ورس ۲۷	کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندتی اور پچھم تک چمکتی ہے ویسے ہی انسان کے بیٹے کا آنا بہی ہوگا ۱۲	اس فصل مین بہ ترتیب کتاب مسطور ہین جبکہ خود حضرت مسیح ابن انسان ہونیکے مقر ہین پھر اصرار اہل مسیح کا اس پر کہ وہ تثلیث کا

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
متی	باب ۲۴	ورس ۳۰	اور اسوقت انسان کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اسوقت زمین کی ساری قومین چھاتی پیٹین گی اور انسان کے بیٹے کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلون پہ آتے دیکھین گے ۱۲	ایک جزو ہین اور اقانیم ثلثہ کے ایک جزو ہین جس سے عبارت خدائی ہے اور خدا کے بیٹے ہین محض بیجا ہے کیونکہ جناب مسیح تو آپ اپنے کو فرزند انسان قرار دین اور امت اونکی برخلاف اونکے ابن اللہ وغیرہ بیان کرے تو اسکی مثال یہہ ہے تاویل القول بمالا یرضی قائلہ - حضرت مسیح
متی	باب ۲۴	ورس ۳۷	پر جیسے نوح کے دن تھے ویسا ہی انسان کے بیٹے کا بھی آنا ہوگا	فرمائین ریسمان اور امت اونکے کہے آسمان ابن رحمن اور ابن انسان ہونے ہین
متی	باب ۲۴	ورس ۳۹	اور جب تک کہ طوفان نہ آیا اور اون سبکو اوٹھا نہ لیگیا یہہ جانتے تھے اسیطرح انسان کے بیٹے کا آنا بھی ہوگا ۱۲	زمین و آسمان کا فرق ہے - ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - حضرت مسیح نے تو بہت فہمایش اور ہدایت اس مادہ خاص مین جیسا ورس منقولہ سے ظاہر ہے فرمائے
متی	باب ۲۴	ورس ۴۴	اسلیے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تمھین گمان نہین انسان کا بیٹا آوے گا -	جسپر بھی لوگ اپنی غلط فہمی یا کسی کے دہوکے دہی سے ویسے ہی سمجھین جسکا اونھون نے دفعیہ بہ شد و مد اور بار بار کیا ہے تو
متی	باب ۲۵	ورس ۱۳	پس جاگتے رہو کیونکہ تم اوس دن اور گھڑی کو جسمین انسان کا بیٹا آویگا نہین جانتے ہو ۱۲	اونکو خدا سمجھے - ورس بتیس ۳۲ باب بارہ ۱۲ انجیل متی اور جو کوئی انسان کے بیٹے کے خلاف کوئی بات کہے اوسے معاف
متی	باب ۲۵	ورس ۳۱	جب انسان کا بیٹا اپنے جلال سے	کیا جاویگا پر جو روح القدس کے خلاف کچھ

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			آویگا اور سب پاک فرشتے اوسکے ساتھ ہونگے تب	کہے اوسے معاف نہ کیا جائیگا
			اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا ۱۲	نہ اس جہان مین نہ آنیوالے
متی	باب ۲۶	ورس ۲	تم جانتے ہو کہ دو دن کے بعد عید فسح ہوگی اور	مین - یہہ ورس سواے
			انسان کا بیٹا مصلوب ہونیکو حوالہ کیا جائیگا ۱۲ -	ابن انسان ہونے حضرت
متی	باب ۲۶	ورس ۲۴	انسان کا بیٹا تو جاتا ہے جیسا اسکے حق مین لکہا ہے	مسیح علیہ السلام کے اس بات
			لیکن اس آدمی پر افسوس جسکے وسیلے انسان کا	پر بہی دلالت کرتا ہے کہ
			بیٹا حوالہ کیا جاتا ہے اگر وہ آدمی پیدا نہوتا تو اوسکے	روح القدس کا مرتبہ جناب
			لیے اچہا تہا ۱۲	مسیح علیہ السلام سے اولی
متی	باب ۲۶	ورس ۶۴	یسوع نے اسے کہا تو ہی نے کہا پر مین تمہین	اور اعلےٰ ہے کیونکہ حضرت
			کہتا ہون کہ اوسکے بعد تم انسان کے بیٹے کو قادر	مسیح خود اپنی زبان مقدس
			مطلق کے دہنے بیٹھے اور آسمان کے بادلون پر	سے فرماتے ہین کہ جو روح القدس
			آتے دیکہوگے ۱۲ -	کے خلاف کوئی بات کہے اوسکو
مرقس	باب ۲	ورس ۱۰	پر اسلئے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ	معافی نہین نہ اس جہان
			معاف کرنیکا اختیار ہے اسنے مفلوج کو کہا ۱۲ -	مین نہ آنیوالے مین اور
مرقس	باب ۲	ورس ۲۸	پس انسان کا بیٹا سبت کا بہی خداوند ہے ۱۲ -	جو انسان کے بیٹے کے خلاف
مرقس	باب ۸	ورس ۳۱	اور وہ اونہین سکہلانے لگا کہ ضرور ہے کہ انسان	کہے یعنی میرے خلاف کہے
			کا بیٹا بہت کچہ اوٹہاوے اور بزرگون اور	وہ اوسکو معاف ہو جائیگا
			سردار کاہنون اور فقیہون سے رد کیا اور	پس یہان سے دونون
			مارا جاوے اور تین دن بعد جی اوٹہے ۱۲ -	حضرات کے مراتب مین تفاوت
مرقس	باب ۸	ورس ۳۸	کیونکہ جو کوئی اس زمانہ کے زناکار اور گنہگار قوم	ظاہر ہے پس روح القدس کے

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			مین مجھہ سے اور میری باتون سے شرماوے انسان کا بیٹا بھی الی آخرہ۔	ہم پایہ حضرت مسیح کو خیال کرنا بقول حضرت مسیح غلط
مرقس	باب ۹	ورس ۱۲	اسنے جواب دیکے انہین کہا الیاتو پہلے آتا اور سب کچھہ بحال کرتا ہے اور انسان کے بیٹے کے حق مین کیسا لکھا ہے کہ وہ بہت دکھہ اوٹھائیگا اور حقیر جانا جائیگا	ہے۔ بنائے علیہ تثلیث کے مثلث مین تینون اضلاع مساوی نہین بعض کم اور
مرقس	باب ۹	ورس ۳۱	کیونکہ اسنے اپنے شاگردونکو سکہلایا اور انہین کہا کہ انسان کا بیٹا آدمیون کے ہاتھون مین حوالہ کیا جاتا ہے اور وے اوسے قتل کرینگے اور وہ مقتول ہوکے تیسرے دن پھر جی اوٹھیگا ۱۲۔	بعض زیادہ ہین۔ اول تو ترکیب ہی غلط ہے اور ترکیب اجزاء کم زیادہ سے اوسپر مزید ہے —
مرقس	باب ۱۰	ورس ۳۳	کہ دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہین اور انسان کا بیٹا سردار کاہنون اور فقیہون کے حوالہ کیا جائیگا اور وے اوسکے قتل کا حکم دینگے اور اسے غیر قومون کے حوالہ کرینگے ۱۲۔	نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا وعقائدنا ورس ۱۳ باب ۱۶ انجیل متی اور یسوع نے قیصریہ فیلپس کے
مرقس	باب ۱۰	ورس ۴۵	کیونکہ انسان کا بیٹا بھی اسلیے نہین آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتون کے فدیے مین دیوے ۱۲	اطراف مین آکر اپنے شاگردون سے کہکے پوچھا کہ آدمی کیا کہتے ہین کہ مین جو انسان
مرقس	باب ۱۳	ورس ۲۶	اور اسوقت انسان کے بیٹے کو بادلون پر بڑی قدرت اور جلال کے ساتھہ آتے دیکھین گے ۱۲۔	کا بیٹا ہون کون ہون ۱۲ اس ورس سے علاوہ
مرقس	باب ۱۴	ورس ۲۱	انسان کا بیٹا تو جاتا ہے جیسا اسکے حق مین لکھا ہے لیکن اوس آدمی پر افسوس جسکے وسیلے انسان کا	ابن انسان ہونے حضرت مسیح کے اس بات کو بخوبی

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	
			بیٹا حوالے کیا جاتا ہے اگر وہ آدمی پیدا نہوتا تو اسکے لئے اچھا تہا ۱۲	ثابت کردیا کہ بیٹا ہے عیسیٰ علیہ السلام بار بار
مرقس	باب ۱۴	ورس ۴۱	اور تیسری بار آیا اور انہیں کہا اب سوتے رہو اور آرام کرو بس وہی گہڑی آپہونچی ہے دیکھو انسان کا بیٹا گنہگارون کے ہاتہ حوالہ کیا جاتا ہے	اپنے آپکو انسان کا بیٹا بتاتے تہے اونکو خیال تہا اس بات کا کہ لوگ میری نسبت کہ جو
مرقس	باب ۱۴	ورس ۶۲	یسوع نے اوسسے کہا مین وہی ہون اور تم انسان کے بیٹے کو قادر مطلق کے دہنے بیٹھے اور آسمان کے بادلون پر آتے دیکہوگے ۱۲	غیر معتاد طور پہ پیدا ہوا ہون خلاف مرضی خداوند خدا کے نہ برتاؤ کرین کہ جسمین مخلوق
لوقا	باب ۵	ورس ۲۴	پر اسلیے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنیکا اختیار ہے اوسنے فالج کے مارے کو کہا مین تجہسے کہتا ہون اوٹہہ اور اپنی چارپائی اوٹہا کے اپنے گہر جا ۱۲	معتوب اور مغضوب ہو اور میرا نبی اور رسول ہوکر آنا غیر مقصود اور یہہ بات ورس مذکور کے آخر فقرہ کے مضمون
لوقا	باب ۶	ورس ۵	اور اوسنے اونہین کہا کہ انسان کا بیٹا سبت کا بہی خداوند ہے ۱۲	سے ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضرت مسیح نے اپنے حواریون سے
لوقا	باب ۶	ورس ۲۲	مبارک ہو تم جب آدمی انسان کے بیٹے کے سبب تمسے کینہ رکہین اور تمہین نکال دین اور لعن طعن کرین اور تمہارا نام برا ٹہراکے نکالین ۱۲	کہ وے عوام و خواص سے میل جول رکہتے تہے اپنے مظنون کے موافق دریافت کیا کہ مین
لوقا	باب ۷	ورس ۳۴	انسان کا بیٹا کہاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو کہ دیکہو کہاؤ اور شرابی خراجگیرون اور گنہگارون کا دوست ۱۲	تو حقیقت مین انسان کا بیٹا ہون لیکن لوگ اس زمانہ کے میری نسبت کیا گمان کرتے ہین

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
لوقا	باب ۹	ورس ۲۲	اور فرمایا کہ ضرور ہے کہ انسان کا بیٹا بہت دکھہ اوٹھاوے اور بزرگون اور سردار کاہنون اور فقیہون سے رد کیا اور مارا جاوے اور تیسرے دن پھر اوٹھایا جاوے ۱۲۔	اور کیا اعتقاد رکھتے ہین جو کہ حضرت مسیح نے ملفوظات کو اپنے اہل زمانہ کے بدخیال فرمایا تو احبابسے استفسار کی ضرورت
لوقا	باب ۹	ورس ۲۶	کیونکہ جو مجھہ سے اور میری باتون سے شرماوے انسان کا بیٹا بھی چپ رہے (الی آخرہ) ۱۲۔	ہوئی اور ملفوظات اہل زمانہ کے رفع کرنے اور راہنمار زمانہ
لوقا	باب ۹	ورس ۴۴	ان باتون کو اپنے کانون مین رکھو کیونکہ انسان کا بیٹا آدمیون کے ہاتھون مین حوالہ کیا جائیگا ۱۲	کے اعتقاد کی اصلاح کیواسطے امر حق کو اپنی زبان سے ظاہر
لوقا	باب ۹	ورس ۵۶	کیونکہ انسان کا بیٹا آدمیون کی جانین برباد کرنے نہین بلکہ بچانے کو آیا ہے سو وے دوسری بستی کو چلے ۱۲۔	کیا یعنی فرمایا کہ مین جو انسان کا بیٹا ہون کون ہون۔ اس سے مراد حضرت مسیح کی یہ
لوقا	باب ۹	ورس ۵۸	اور یسوع نے اوس سے کہا کہ لومڑیونکو ماندین اور ہوا کے پرندونکو بسیرے ہین پر انسان کے بیٹے کو جگہہ نہین جہان اپنا سر دہرے ۱۲	تھی کہ مجھکو اور کچھہ گمان مت کرو مین تو انسان کا بیٹا ہون خداوند خدا کا بندہ
لوقا	باب ۱۱	ورس ۳۰	کیونکہ جیسا یونس نبیون کے لیے نشان ہوا ویساہی انسان کا بیٹا بھی اس زمانہ کی قوم کے لئے ہوگا	ہون جیسے اور بندگان خداوند خدا ہین ویساہی
لوقا	باب ۱۲	ورس ۸	اور مین تمہین کہتا ہون کہ جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار کرے انسان کا بیٹا بھی خدا کے فرشتون کے آگے اوسکا اقرار کریگا ۱۲	باعتبار پیدایش اور مخلوق ہونیکے مین ہون۔ گو مرتبہ بجہت نبوت اور رسالت کے
لوقا	باب ۱۲	ورس ۱۰	اور جو کوئی انسان کے بیٹے کے خلاف کوئی بات	بارفعت ہو یہہ معنی دیگر ہے

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	رائے
			کہے وہ اوسکو معاف کیا جائیگا پر جو روح القدس کے خلاف کہے اوسکو معاف نہ کیا جاویگا ۱۲-	واضح تر ہین - ورس ۳۴ باب ۷ انجیل لوقا انسان کا بیٹا
لوقا	باب ۱۲	ورس ۴۰	بس تم بہی تیار رہو کیونکہ جس گہڑی تمہین گمان نہین انسان کا بیٹا آویگا ۱۲-	کہاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو دیکہو کہاؤ اور شرابی باجگیرون
لوقا	باب ۱۷	ورس ۲۲	اور شاگردون سے کہا کہ دن آوینگے او تمہین آرزو ہوگی کہ انسان کے بیٹے کے دنون مین سے ایک کو دیکہوگے اور نہ دیکہوگے ۱۲-	اور گنہگارون کا دوست اس ورس مین حضرت مسیح نے اپنے آپکو فقط انسان کا بیٹا
لوقا	باب ۱۷	ورس ۲۴	کیونکہ جیسے بجلی آسمان کے ایک طرف سے کوندہ کے دوسری طرف چمکتی ہے ویسا ہی انسان کا بیٹا بہی اپنے دنمین ہوگا ۱۲-	ہونا ہی نہین بیان فرمایا بلکہ جو لوازم بشری ہین مثل کہانا تناول فرمانے کے اور
لوقا	باب ۱۷	ورس ۲۶	اور جیسے نوح کے دنون مین ہوا ویسا ہی انسان کے بیٹے کے دنون مین بہی ہوگا ۱۲-	پانی وغیرہ نوش کرنے کے اوسکو بہی زبان پاک سے بوضاحت
لوقا	باب ۱۷	ورس ۳۰	اسی مطابق اوس دن ہوگا جب انسان کا بیٹا ظاہر ہوگا ۱۲-	اپنی طرف منسوب فرماکر ظاہر فرمایا کہ انسان کا بیٹا کہاتا
لوقا	باب ۱۸	ورس ۸	مین تمہین کہتا ہون کہ وہ جلد آ دیگا انصاف کریگا مگر کیا انسان کا بیٹا آکے زمین پر ایمان پاویگا	پیتا آیا اس بیان سے حضرت مسیح کی یہہ غرض تہی کہ لوگ
لوقا	باب ۱۸	ورس ۳۱	اور اوسنے بارونکو ساتہہ لیکے اونکو کہا دیکہو ہم یروشلیم کو جاتے ہین اور سب کچہہ پورا ہوگا جو نبیون کی معرفت انسان کے بیٹے کے حق مین لکہا ہے ۱۲	مجہکو نرا ابن انسان جانین ابن اللہ نہ بتاوین تاکہ خود ماخوذ نہون لیکن کیا کیجے الانسان حریص علی ما منع

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
لوقا	باب ۲۱	ورس ۲۷	اور اسوقت انسان کے بیٹے کو بدلی مین بڑی قدرت اور جلال کے ساتھہ آتے دیکھینگے ۱۲ــ	ورس ۴۴ باب ۹ انجیل لوقا ان دنون کو اپنے کانون
لوقا	باب ۲۱	ورس ۳۶	بس ہر وقت جاگتے اور دعا مانگتے رہو کہ تم ان سب چیزون سے جو ہونیوالی ہین بچکے رہو اور انسان کے بیٹے کے سامنے کہڑے ہونیکے لایق ٹہیرو ۱۲ــ	مین رکھو کیونکہ انسان کا بیٹا آدمیون کے ہاتھون مین حوالہ کیا جائیگا - اور
لوقا	باب ۲۲	ورس ۲۲	اور انسان کا بیٹا تو جاتا ہے جیسا مقرر ہے مگر اس آدمی پر افسوس جسکے وسیلے وہ حوالہ کیا جاتا ہے ۱۲ــ	انجیل مرقس باب ۹ ورس ۳۱ مین یون ہے کیونکہ اسنے اپنے
لوقا	باب ۲۲	ورس ۴۸	پر یسوع نے کہا اے یہودا کیا تو انسان کے بیٹے کو بوسی کے حوالہ کرتا ہے ۱۲ــ	شاگردونکو سکھلایا اور انہین کہا کہ انسان کا بیٹا آدمیون
لوقا	باب ۲۲	ورس ۶۹	اب سے انسان کا بیٹا خدا کی قدرت کے دہنے ہاتھہ بیٹھا رہیگا ۱۲ــ	کے ہاتھون مین حوالہ کیا جاتا ہے اور وے اوسے قتل کرینگے
لوقا	باب ۲۴	ورس ۷	کہ ضرور ہے کہ انسان کا بیٹا گنہگارون کے ہاتھون مین حوالے کیا جاوے اور مصلوب ہووے اور تیسرے دن جی اوٹھے ۱۲	تیسرے دن پھر جی اوٹھیگا - ان دونون ورسون مین حضرت مسیح نے سواے
لوقا	باب ۶	ورس ۲۷	فانی خوراک کے لیے نہین بلکہ اسی خوراک کیواسطے محنت کرو جو حیات ابدی تک رہتی ہے اور انسان کا بیٹا تمہین دیگا ۱۲ــ	انسان کے بیٹا ہونے کے اسبات کو ثابت کیا کہ مین مثل اور مخلوق خدا نہ خدا
یوحنا	باب ۱۳	ورس ۳۱	جب وہ چلا گیا یسوع نے کہا اب انسان کے بیٹے نے جلال پایا اور خدا نے اس سے جلال پایا ۱۲ــ	کے ہون مجھکو اور کچھہ مت تصور کرو کیونکہ مین ایسا عاجز ہون کہ آدمیون کے

ہاتھون آدمیون کے حوالہ کیا جاؤنگا وے مجھکو مانند بندگان خدا و نہ خدا کے قتل کرینگے اور
مجھسے سوا مقتول ہونیکے کچھہ نہو سکیگا مراد اس عاجزی ظاہر کرنیسے حضرت مسیح
کی یہہ تھی کہ لوگ مجھکو اور کچھہ خیال نکرین جیساکہ آجکل نصاریٰ خیال کرتے ہین انجیل لوقا
باب ۹ ورس ۵۸ اور یسوع نے اونسے کہا کہ لومڑیونکو ماندین ہین اور ہوا کے پرندون کو بسیرے
ہین پر انسان کے بیٹے کو جگہہ نہین جہان اپنا سر دہرے ۱۲۔ ورس ہذا سے علاوہ ابن
انسان ہونے حضرت مسیح کے صاف یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت مسیح جو اس قسم کے مضمون
بیان کرتے تھے تو اس سے مراد جناب موصوف کی یہہ تھی کہ لوگ مجھکو ایک عاجز بندہ خداوند
خدا کا تصور کرین نہ ابن خدا اور جزو وحدہ لاشریک کا ورنہ کیا چار ہاتھہ کی جھونپڑی
تیار نکر سکتے تھے یا معتقدین نہ بنا سکتے تھے ورس ۷ باب ۲۴ انجیل لوقا کہ ضرور ہے کہ انسان
کا بیٹا گنہگارون کے ہاتھون مین حوالہ کیا جاوے اور مصلوب ہووے اور تیسرے دن
جی اوٹھے ۱۲۔ ورس ہذا مین حضرت مسیح نے سوائے ظاہر کرنے اس بات کے کہ مین بیٹا انسان
کا ہون اس بات کو بھی ثابت کر دیا کہ لوگ مجھکو صلیب پر رکھینگے اور مصلوب کرینگے پر اونکا
کچھہ نکر سکونگا ۔

سولی پر چڑہایا ہوا ۱۲

فصل سوم

اس بیان مین کہ حضرت مسیح نے خداوند خدا کو سبکا باپ کہا ۔

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	رائے
متی	باب ۵	ورس ۱۶	اور تمہارے باپ کی جو آسمانون پر ہے ستایش کرین	فصل ہذا مین جو ورس منقول ہین وہ تمام ورس بالبداہت
متی	باب ۵	ورس ۴۵	تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمانون پر ہے فرزند ہو ۴۸ تم کامل ہو جیسا تمہارا باپ جو آسمانون پر ہے کامل ہے	بعبارت النص اس امر پر دلالت
متی	باب ۶	ورس ۱	خبردار رہو کہ اپنی خیرات لوگون کے سامنے اونہین دکھانے کے لئے مت کرو نہین تو تمہارے باپ سے جو آسمانون پر ہے اجر نہ ملیگا ۱۲۔	کرتے ہین کہ لفظ باپ کا جسکی فارسی پدر اور جسکی عربی اب ہے۔ خواہ وہ بقید آسمانی

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
متی	باب ۶	ورس ۴	تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا باپ جو پوشیدگی مین دیکھتا ہے وہی ظاہر مین تجھے بدلا دیگا	ہو خواہ بلا قید مذکور کے استعمال جناب مسیح صلوٰۃ اللہ
متی	باب ۶	ورس ۶	لیکن جب تو دعا مانگے اپنی کوٹھری مین جا اور اپنا دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی مین بہی دیکھتا ہے ظاہر مین تجھے بدلا دیگا ۱۲	علی نبینا وعلیہ کے عہد مین نیز خالق اور پیدا کنندہ پہ ہوتا تہا چنانچہ ورس ۱۶ باب ۵
متی	باب ۶	ورس ۸	پس اونکی مانند مت ہو کیونکہ تمہارا باپ تمہارے مانگنے کے پہلے جانتا ہے کہ تم کن کن چیزونکے محتاج ہو ۱۲	انجیل متی اور دیگر ورسہای مسطورہ جو ماتحت ورس ۱۶ کو
متی	باب ۶	ورس ۹	سو تم اسطرح دعا مانگو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرا نام مقدس ہے ۱۲	کے رسالہ ہذا مین مرقوم مین ثابت ہے (اور تمہارے باپ
متی	باب ۶	ورس ۱۴	کیونکہ تم آدمیون کو اونکے قصور معاف کرو تو تمہارا آسمانی باپ بہی تمہین معاف کریگا ۱۲	کی جو آسمانون پر ہے ستایش کرین) جن صاحبون نے
متی	باب ۶	ورس ۱۵	پر اگر تم آدمیونکو انکے قصور معاف نکرو تو تمہارا باپ بہی تمہارے قصور معاف نکریگا ۱۲	عہد جدید کو اول سے آخر تک مطالعہ فرمایا ہے اونپر
متی	باب ۶	ورس ۱۸	تاکہ آدمی نہین بلکہ تیرا باپ جو پوشیدہ ہے تجھے روزہ دار جانے اور تیرا باپ جو پوشیدگی مین دیکھتا ہے ظاہر مین تجھے بدلا دیگا ۱۲	مانند شمس نصف النہار کے روشن ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ مین لفظ باپ کا مانند
متی	باب ۶	ورس ۳۲	کیونکہ غیر قومین ان سب چیزونکی تلاش مین ہین اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تم ان سب چیزونکے محتاج ہو ۱۲	لفظ فرزند کے اطلاق دو معنی مین ہوتا تہا - ایک یہہ کہ صاحب اولاد اپنی اولاد
متی	باب ۱۰	ورس ۲۰	کیونکہ کہنیوالے تم ہی نہین ہو بلکہ تمہارے باپ کی	کا باپ کہلاتا تہا اور دوسرے معنی

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			روح ہے جو تم مین بولتی ہے ۱۲	ہنوز محاورہ مین موجود
متی	باب ۱۰	ورس ۲۹	کیا پیسے کو دو چڑیان نہین بکتین اور اونمین سے ایک بہی تمہارے باپ کی بے مرضی زمین پر نہین گرتی ۱۲	و مستعمل ہین - دوم یہہ کہ سواے معنی اول کے لفظ باپ کا استعمال کیا جاتا ہے
متی	باب ۱۳	ورس ۴۳	تب راستباز اپنے باپ کی بادشاہت مین سورج کیطرح چمکین گے جسکے کان سننے کو ہون سنے ۱۲	معنی دوم کی چند افراد ہین منجملہ اونکے ایک یہہ ہے کہ
متی	باب ۱۸	ورس ۱۴	اسیطرح تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی نہین کہ ان چہوٹون مین سے ہلاک ہووے ۱۲	لفظ باپ کا اطلاق خداوند خدا پر ہوتا تہا باعتبار اون
متی	باب ۲۳	ورس ۹	اور کسی کو اپنا باپ زمین پر مت کہو کیونکہ ایک تمہارا باپ ہے جو آسمان پر ہے ۱۲	بندون کے کہ فرمانبردار خداتعالے کے ہوتے تہے -
مرقس	باب ۱۱	ورس ۲۵	اور جب دعا مانگنے کے لئے کہڑے ہو تو اگر کسی پر دعوی رکہتے ہو اوسے معاف کرو تاکہ تمہارا باپ بہی جو آسمان پر ہے تمہارے قصور تمہین معاف کرے ۱۲	جسطرح فرمانبردار بندون پر لفظ فرزند کا بولا جاتا تہا - دیکہو ورس ۴۵ باب ۵ انجیل متی (تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان
مرقس	باب ۱۱	ورس ۲۶	پر اگر تم معاف نکرو تو تمہارا باپ بہی جو آسمان پر ہے تمہارے قصور معاف نکریگا ۱۲	پر ہے فرزند ہو پس کامل ہو جیساکہ تمہارا باپ جو آسمان
لوقا	باب ۶	ورس ۳۶	پس رحیم ہو جیسا تمہارا باپ بہی رحیم ہے ۱۲	پر ہے کامل ہے) جو کہ ابوت
لوقا	باب ۱۱	ورس ۲	اور اوسنے اونہین کہا جب تم دعا مانگو تو کہو اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرا نام مقدس ہو تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسے آسمان پر ہے	اور بنوت یعنی باپ ہونا اور بیٹا ہونا ایک امر اضافی یعنی نسبتی ہے اور نسبت

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	رائے
			زمین پر بھی ہووے ۱۲ـ	فرع منتسبین کی۔ پس الد
لوقا	باب ۱۱	ورس ۱۳	پس اگر تم جو برے ہو اپنے لڑکون کو اچھی چیزین دینی چاہتے ہو تو کتنا زیادہ وہ باپ جو آسمان پر ہے اونکو جو زمین سے مانگتے ہین روح القدس دیگا ـ	کیواسطے مولود کا ہونا ضرور ہے اور مولود کیواسطے والد کا ہونا ضرور یعنی باپ بغیر
لوقا	باب ۱۲	ورس ۳۰	کیونکہ دنیا کی قومین ان سب چیزون کی تلاش مین ہین پر تمہارا باپ جانتا ہے کہ تم اونکے محتاج ہو ۱۲	اولاد نہین ہو سکتا اور اولاد بغیر والدین یا بغیر والدہ ـ
لوقا	باب ۱۲	ورس ۳۲	اے چھوٹی گلی مت ڈر کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ تمہین بادشاہت دیوے ۱۲ـ	پس باعتبار معنی ثانی کے خداوند خدا پر لفظ باپ کا
یوحنا	باب ۲۰	ورس ۱۷	یسوع نے اس سے کہا مجھے مت چھو کیونکہ مین ہنوز اپنے باپ کے پاس نہین چڑھ گیا پر میرے بھائیون کے پاس جا اور اونہین کہہ کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس چڑھ جاتا ہون ۱۲ـ	اطلاق عہد عیسوی مین ہوتا تھا جسطرح فرمانبردار بندونپر لفظ فرزند خدا کا بولا جاتا تھا۔ نہ باعتبار معنی اول کے کیونکہ صفت الٰہی لم یلد ولم یولد

ہے ـ دوم اسواسطے کہ توالد تناسل مین جنسیت کا ہونا ضرور ہے اور خداوند خدا جنسیت سے بری ہے ـ پس جس مقام پر انجیل مین لفظ باپ کا خداوند خدا پر اطلاق کیا گیا اوس جگہہ خالق اور پیدا کنندہ مراد ہے مطابق اصطلاح اور محاورہ عہد جدید کے ابوت یعنی باپ ہونا خداوند خدا کا اپنے بندون کیواسطے کہ جسمین حضرت مسیح اور جمیع تابع اور مطیع بندگان خدا تعالے ہین مساوی ہے ـ پس جسجگہہ عہد جدید مین باپ ہونا خداوند خدا کا بہ نسبت حضرت مسیح کے لکھا گیا ہے اوسجگہہ لفظ مسطور سے خالق اور پیدا کنندہ حضرت مسیح کا مراد ہے نہ وہ کہ جو عوام عیسائیون کا اعتقاد ہے ـ ہم بیان پر

دو ورس لکھا نتیجہ اونکا جوالہ خامہ کرتے ہین باقی دو ورسون کو اس فصل کے ان پر قیاس کرنا ورس ا باب چھٹا انجیل متی (خبردار ہو کہ اپنی خیرات لوگون کے سامنے اونہین دکھلانے کے لئے مت کرو تو تمہارے باپ سے جو آسمان پر ہے اجر نہ ملیگا) ورس ۴ باب ۶ انجیل متی (تا کہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا باپ جو پوشیدگی مین دیکھتا ہے وہی ظاہر مین تجھے بدلا دیگا - ان دو ورس مین حضرت مسیح نے دو صیغہ ایک مخاطب جمع یعنی تمہارے باپ سے اور دوسرا واحد مخاطب یعنی تیرا باپ اس انداز سے فرمائے کہ جس سے صاف ظاہر ہے کہ خداوند خدا مخاطبین کا باپ ہے اور حضرت مسیح ان مخاطبین مین داخل نہین خارج ہین کیونکہ متکلم ہمیشہ مخاطب کے غیر ہے - پس حضرت مسیح آپ بندگان خداوند خدا کو فرمائین کہ خداوند خدا تمہارا باپ ہے اور متعدد جگہہ انجیل متی مین مثل اس مقام کے اور انجیل مرقس مین دو موضع مین اور انجیل لوقا مین پانچ جا پر اور انجیل یوحنا مین ایک محل ہین کہ مجموعہ جنکا چوبیس ۲۴ ہوتا ہے اور اپنے آپکو مقامات مذکورہ مین سوائے ایک مقام کے شریک نہ فرمائین تو پھر وہ اور لوگون سے خداوند خدا کے باپ ہونے مین کیونکر فایق اور زیادہ ہوسکتے ہین پس حضرت مسیح مین اور اور لوگون مین بہ نسبت باپ ہونے خداوند خدا کے حسب الارشاد حضرت مسیح کے جو اناجیل اربعہ مین مسطور ہین وہ نسبت ہے جو تمہین مین اور ایک مین ہے - ورس ۱۷ باب ۲۰ انجیل یوحنا یسوع نے اس سے کہا مجھے مت چھو کیونکہ مین ہنوز اپنے باپ کے پاس نہین چڑھ گیا پر میرے بھائیون کے پاس جا اور انہین کہہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس چڑھ جاتا ہون ورس ہذا مین حضرت مسیح نے خداوند خدا کو اپنا باپ اور اپنے بھائیون کا باپ بیان کیا اور بھائیون سے برادران دینی اور برادران ایمانی اور معتقدین مراد ہین کیونکہ حضرت مسیح کے حقیقی بھائی کا ہونا معلوم ہے - اور اسی ورس اخیر مین یہہ بھی فرمایا کہ اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس - پس یہانسے صاف ظاہر ہے کہ خداوند خدا کے باپ ہونے

خالق اور پیدا کنندہ حضرت مسیح نے مراد لیا ہے اور اسیطرح ہر جگہہ عہد جدید مین جہان باپ خداوند خدا کو کہا ہے مراد ہے اور اس کہنے مین حضرت مسیح اور دیگر بندگان خدا تعالے برابر مین اور اگر حضرت مسیح کی نسبت مابہ الامتیاز باعتبار ہونے جنسی یا نوعی باپ کے کیا جاوے تو اول تو یون کہا جاویگا کہ حسب اعتقاد ابنا زمانہ مسیح کے باپ یوسف نجار تہے اور نیز انجیل گواہی دیتی ہے کہ یسوع یعنی مسیح یوسف کا بیٹا تہا انجیل لوقا باب ۳ ورس ۲۳ (اور یسوع برس تیس ۳۰ ایک کا ہونے لگا یوسف کا بیٹا تہا یوسف ہیل کا) اور موافق اعتقاد اہل روزگار اس زمانہ کے حضرت مسیح کا باپ یوسف نہ قرار دیا جاے اور خداوند خدا کا بیٹا ہونا اسی پر منحصر ہو تو حضرت آدم صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہ السلام مسیح سے بہی بڑے بیٹے خداوند خدا کے ہوئے کیونکہ نہ انکے مان ہے نہ باپ ہے قدرت نے بغیر مان باپ پیدا کیا ہے اور مسیح کے باعتبار ظاہری مان تو بہی دوم یہہ کہ حضرت مسیح کے باپ بوسایط چند حضرت آدم وغیرہ ہوتے ہین اگرچہ مان کی طرف سے ہون اور حضرت آدم مین اس قسم کے وسایط تمام معدوم ہین پس حضرت آدم علیہ السلام بدرجہ اولی خداوند خدا کے فرزند ہوئے عہد جدید بہی ہماری تائید کرتا ہے انجیل لوقا باب ۳ ورس ۳۸ - قینان انوس کا انوس شیث کا شیث آدم کا آدم خدا کا - (یعنی بیٹا)

فصل چہارم اس بیان مین کہ حضرت مسیح کے زمانہ کے لوگ حضرت مسیح کو ابن انسان جانتے تہے اور بیٹا خدا کا نہین جانتے تہے ؛

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
مرقس	باب ۶	ورس ۳	کیا یہہ بڑہی کا بیٹا نہین اور اوسکی مان مریم نہین کہلاتی اور اوسکے بہائی یعقوب اور یوسیا اور شمعون اور یہودا ۱۲	ان تمام ورسون کے سباق وسیاق سے یہہ بات صاف ظاہر ہوتی کہ ورس مذکورہ حضرت مسیح کے شان مین ہین
متی	باب ۱۵	ورس ۲۲	اور دیکہو ایک کنعانی عورت سرحدون سے	

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			نکل کے پکارتی ہوئی چلی کہ اے خداوند داؤد کے بیٹے مجھپر رحم کر کہ میری بیٹی سخت دیوانی ہے ۱۲	ظہور رمراد حضرت مسیح کا بعض ورس مین بتصریح معلوم
متی	باب ۲۰	ورس ۳۱	پر لوگون نے اونہین ڈانٹا کہ چپ رہین لیکن وے اور بہی چلائی اور بولی اے خداوند داؤد کے بیٹے ہم پہ رحم کر ۱۲ -	ہوتا ہے اور بعض مین بطور استعارہ اور کنایہ مفہوم ہوتا ہے - بس جبکہ حضرت
متی	باب ۲۱	ورس ۹	اور بھیڑین جو آگے پیچھے چلتی تہی پکارتی اور کہتی تہی ہوشعنا داؤد کی بیٹے کو مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آیا ہے ہوشعنا عالم بالا مین -	مسیح کے حق مین ورس منقول ہین تو اس بات سے بلا دقت ثابت ہے کہ حضرت مسیح کے
مرقس	باب ۶	ورس ۳	کیا یہ مریم کا بیٹا بڑھئی نہین اور یعقوب اور یوسی اور یہودا اور شمعون کا بہائی نہین اور کیا اسکی بہنین ہمارے پاس نہین ہین اور انہین نے اس سے ٹھوکر کہائین ۱۲ -	زمانہ کے لوگ جو حضرت مسیح کے ہمعصر اور معتقدین تھے حضرت مسیح کو ابن انسان جانتے تھے کوئی داؤد کا
لوقا	باب ۲	ورس ۴۱	اور اوسکے ماں باپ ہر برس عید فسح مین یروشلیم کو جاتے ہین ۱۲ -	بیٹا حضرت مسیح کو کہکر آواز دیتا تہا جیسا ورس ۲۲ باب ۱۵
لوقا	باب ۲	ورس ۴۸	اور وے اوسے دیکھکر حیران ہوے اور اوسکی ماں نے اوسکو کہا اے بیٹے کسلیے تو نے ہم سے یہہ کیا دیکھ تیرا باپ اور مین کڑھتے ہوے تجھے ڈھونڈھتے تھے ۱۲ -	انجیل متی وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے اور کوئی یوسف نجار کا بیٹا بیان کرتا تہا جیساکہ انجیل لوقا باب ۳
لوقا	باب ۳	ورس ۲۳	اور یسوع برس تیس ایک کا ہونے لگا جیسا کہ سمجھا جاتا تہا یوسف کا بیٹا تہا یوسف ہیلی کا ۱۲	ورس ۲۳ سے صاف ظاہر ہے اور کوئی حضرت مریم کا بیٹا

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
لوقا	باب ۸	ورس ۱۹	تب اوسکی ماں اور اوسکے بھائی اس پاس آئے اور بھیڑ کے سبب اس سے ملاقات نکر سکے ۱۲ -	بتاتا تھا جیسا کہ انجیل متی باب تیرہ ۱۳ ورس ۵۵ وغیرہ اسکے ثبوت

پر شاہد ہین بلکہ حضرت مسیح نے اپنے آپ اقرار کیا ایک عورت کو دیکھکر یہہ میری ماں ہے دیکھو ورس ۲۶ باب ۱۹ انجیل یوحنا سو یسوع نے اپنی ماں اور اوس شاگرد کو جسے پیار کرتا تھا پاس کھڑے ہوئے دیکھکر اپنی ماں کو کہا اے عورت دیکھ تیرا بیٹا - پس جب تمام اہل عصر اور حضرت مسیح خود اپنے آپکو بیٹا انسان کا بیان کرین اور لوگ اونکو خدا کا بیٹا کہین تو دونون مین سے ایک غلطی پر ہوگا اور حضرت مسیح کیطرف نسبت ہذا محض بیجا ہے کیونکہ جناب مسیح صاف صاحب عصمت ہین - دوسرے یہ نسبت اور ونکے اپنی حقیقت سے بخوبی واقف بقول معروف عارف بخود بہ عارف است - واقعی اور نفس الامری بات بیان کرتے تھے تو پس جو لوگ حضرت مسیح کو ابن خدا بیان کرتے ہین وہی لوگ غلطی پر ہین ٭

خاتمہ

خاتمہ مین چند مسائل ہین

اثبات توحید و ابطال تثلیث

انجیل یوحنا باب ۱۷ ورس ۳ - پر حیات ابدی یہہ ہے کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانین ۱۲ - اس ورس مین حضرت مسیح نے واسطے حیات ابدی کے دو امر ظاہر فرمائے - ایک یہہ کہ خداوند خدا کو وحدہ لا شریک یعنی اکیلا جسکا کوئی شریک نہو اور سچا خدا جاننا - اور دوسرے یہہ کہ حضرت مسیح کو خدا کا رسول ماننا - پس اس سے بالحسن وجہ ثابت ہے کہ حضرت مسیح ایک بندہ برگزیدہ ہین نہ بیٹے خدا کے ہین -

اور نہ جز و وحدہ لاشریک کے ہین - ورنہ لفظ اکیلا کے کیا معنی ہونگے - حضرت مسیح نے
توحید کی تعلیم اپنی امت کو اسطرح فرمائی ہے - ورس ۲۹ باب ۱۲ انجیل مرقس - یسوع نے
اسے جواب دیا کہ سب سے پہلا حکم یہہ ہے کہ اے اسرائیل سن لے خدا وند ہمارا ایک ہی
خداوند ہے ۱۲ - اس ورس مین اور ورس ماسبق مین یسوع مسیح نے صاف صاف
توحید کی تعلیم دی اور ظاہر کر دیا کہ خداوند خدا اکیلا خدا وحدہ لاشریک ہے اور
وحدہ لاشریک مین روح القدس اور یسوع کو کچھہ شرکت نہین - پہر تثلیث کہان اور اقانیم
ثلثہ کجا حضرت مسیح نے تو اس ثلث کو پسند ہی نہین کیا پہر کہان سے یہہ تثلث نکالی جاتی ہے
ورس ۸ باب ۴ انجیل لوقا - اور یسوع نے اسے جواب دیکے کہا مجھہ سے دور ہو اے شیطان
کیونکہ لکہا ہے کہ تو خداوند خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت بجا لا ۱۲ - اس ورس
کا مضمون یہہ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح نے ہر قسم کی عبادت کا خداوند خدا ہی کو لایق
اور مستحق تصور فرمایا اور حق بہی یون ہی ہے شرک کی دو قسمین ہین ایک شرک فی الذات
دوم شرک فی الصفات شرک ذاتی کو تو دو ورس ماسبق سے باطل حضرت مسیح نے فرمایا
اور شرک صفاتی کو اس ورس سے زایل فرمایا - اور یہہ تینون ورس اناجیل مین موجود
ہین اور ابطال تثلیث مثلث کے وہ مضمون کے واسطے اور احقاق توحید کے ایک صراط
مستقیم کے لیئے یہہ تینون ورس کافی و وافی ہین - اب فرمایئے کہ انجیل مین تثلیث کسجگہہ موجود ہے
انجیل متی باب ۱۹ ورس ۱۷ - اوسنے اوس سے کہا تو کیون مجھے اچھا کہتا ہے کوئی اچھا نہین مگر
ایک یعنی خدا ۱۲ - ورس ۱۸ باب ۱۰ انجیل مرقس - یسوع نے اسے کہا تو کیون مجھے اچھا کہتا ہے
کوئی اچھا نہین مگر ایک یعنی خدا ۱۲ - اس ورس مین حضرت مسیح نے اپنے آپ اپنے اچھے
ہونے سے انکار کیا اور فرمایا کوئی اچھا نہین مگر ایک یعنی خدا - یہہ نفی اور اثبات ہے اور
نفی و اثبات فائدہ دیتے ہے حصر کا بموجب قاعدہ معنی و بیان کے - پس ثابت ہوا کہ ایک
خدا ہی اچھا ہے پس اس سے تثلیث کا پایہ شکست ہوتا ہے اور توحید کا مستحکم کیونکہ حضرت مسیح

ایک ہی کی ہدایت کرتے ہین دوم جو لوگ تثلیث کے قایل ہین وے مسیح کو تثلیث کے مثلث کا
ایک ضلع قرار دیتے ہین - یعنی باپ بیٹا روح القدس اور حضرت مسیح اپنے آپکو اچھا نہین
بیان کرتے تو نقصان پذیر ہوئے پس ذات باری مین زوال بجاے کمال لازم
آتا ہے پھر کیونکر وہ ایک مثلث کا ضلع ہوسکتے ہین - انجیل لوقا باب ۷ ورس ۲۸ - کیونکہ
مین کہتا ہون کہ انہین جو عورتون سے پیدا ہوئے کوئی نبی یوحنا بپتسما دینے والے
سے بڑا نہین لیکن جو خدا کی بادشاہت مین چھوٹا ہے اس سے بڑا ہے ۱۲ - اس ورس
کا مضمون دلالت کرتا ہے کہ حضرت مسیح سے جناب یوحنا کا مرتبہ بلند تھا اگرچہ اور
لوگون سے بھی ہو کیونکہ حضرت مسیح خود قایل ہین بلند پایہ ہونے یوحنا کے - دوم
یہہ کہ سواے آدم اور نبی تومان باپ دونون سے پیدا ہوئے اور یسوع مسیح فقط
عورت سے پیدا ہوئے پس بموجب قید ورس کے یسوع مسیح سے یوحنا مرتبہ مین ارفع
ہین اور یوحنا یسوع مسیح کے پیر و مرشد ہین کیونکہ حضرت مسیح نے یوحنا سے اصطباغ
یعنی بپتسما لیا ہے - دیکھو انجیل مرقس باب ۱ ورس ۹ - اور انہین دنون مین ایسا ہوا کہ
یسوع ناصرہ گلیل سے آیا اور یردن مین یوحنا کے ہاتھ بپتسما پایا ۱۲ - پھر کیونکر یوحنا
استاد پیر و مرشد کا مرتبہ بلند نہو لیکن تثلیث کے مثلث کا ایک ضلع نہایت کم رتبہ ہوگیا -
ان دو ورس مین تو خود الم نشرح (ظاہر) کردیا - ورس ۳۳ باب ۷ انجیل لوقا - کیونکہ یوحنا بپتسما
دینے والا نہ روٹی کھاتا نہ شراب پیتا آیا اور تم کہتے ہو کہ اوسپر دیو ہے ۱۲ - ورس ۳۴
باب ۷ انجیل لوقا - انسان کا بیٹا کھاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو کہ دیکھو کھاؤ اور شرابی
خراجگیرون اور گنہگارون کا دوست ۱۲ - ان دو ورس مین صاف صاف حضرت
مسیح نے اپنے پیر و مرشد حضرت یوحنا کی فضیلت اپنے آپ پر بیان فرمادی - پس ایک
ضلع مثلث تثلیث کو ناقص کردیا ۔

روح اللہ ہونا تمام روحون کا - انجیل متی باب ۱۰ ورس ۲۰ - کیونکہ کہنے والے

تم ہی نہین ہو بلکہ تمہارے باپ کی روح ہے جو تم مین بولتی ہے ۱۲ - اس ورس مین حضرت مسیح نے تمام اشخاص کی قوت ناطقہ کو روح اللہ فرمایا تو اس سے صاف ثابت ہے کہ حضرت مسیح ہی روح اللہ نہین ہین بلکہ تمام لوگ روح اللہ ہین - کلام مجید مین جو اضافت روح کی حضرت مسیح کے بارہ مین جناب باری نے اپنی ذات کی طرف نسبت فرمائی ہے وہ اضافت تشریفی ہے پس تخصیص اہل مسیح کی حضرت مسیح کے ساتھ محض بے معنی ہے ؎

ممانعت شراب و دیگر مسکرات

انجیل لوقا باب اول ورس ۱۵ - کیونکہ وہ خداوند کے حضور بزرگ ہوگا اور شراب اور کوئی نشہ نہ پیئے گا اور اپنی مان کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جائیگا ۱۲ - یہہ ورس باعتبار اپنے الفاظ اور مضمون کے نہایت صاف صاف ظاہر کرتا ہے کہ مذہب عیسوی مین شراب اور تمام نشہ والی چیزین اور جملہ مسکرات غیر مشروع اور ناجائز ہین اور اچھے لوگونکا کام نہین جو نشہ کی چیزونکا استعمال کرین - واقع مین یہہ مسکرات ایسی ہی چیز ہین کہ سخت ناجائز ہون اور عقل سلیم بھی اسی بات کو تسلیم کرتی ہے کہ تمام نشہ وار چیزین نامشروع ہون کیونکہ جو جوہر عمدہ جناب ایزدی نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت انسان کو مرحمت فرمایا ہے جس سے کہ انسان انسان ہے اور جس سے مشروع و نامشروع کی تمیز کرتا ہے اوسکو نشہ محض معطل اور بیکار کر دیتا ہے پھر ایسی شے کا استعمال داب انسانی سے نہایت بعید معلوم ہوتا ہے نہین معلوم کہ اہل مسیح ایسی چیز کو کہانسے اور کیونکر جائز قرار دیتے ہین ؎

انجیل توریت کے ناسخ او انجیل کے ورس آپسمین متناقض

انجیل متی باب ۵ ورس ۱۷- یہہ گمان مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کی کتابین منسوخ
کرنے آیا منسوخ کرنے نہین بلکہ پوری کرنے کو آیا ہون - ورس ۱۸ باب ۵ انجیل متی -
کیونکہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاوے ایک نقطہ یا ایک
شوشہ توریت سے ہرگز ٹل نہ جائیگا جب تک سب کچہہ پورا نہو ۱۲- ورس ہذا سے ظاہر
ہوتا ہے کہ انجیل ناسخ توریت اور دیگر کتب سماوی کے نہین اور دین یسوع مسیح وہی
ہے جو دین موسیٰ صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہما السلام کا تہا اور حضرت مسیح موسیٰ کے دین
کے پیرو اور ہادی - انجیل متی باب ۱۲ ورس ۸ کیونکہ انسان کا بیٹا سبت کا بہی خداوند
ہے ۱۲- ورس ہذا دلالت کرتا ہے کہ حضرت مسیح نے توریت کے خلاف کو جائز کیا اور انجیل
توریت کے ناسخ کیونکہ توریت سبت کی حرمت کرتی ہے اور انجیل اوسکے خلاف کو جائز
رکہتی ہے - دیکہو ورس ۲ باب ۱۲ انجیل متی - تب فریسیون نے دیکہکے اسے کہا دیکہہ تیرے
شاگرد وہ کرتے ہین جو سبت کو کرنا روا نہین - اس سے مراد حضرت مسیح ہین اور
شاگردون سے مراد دوست مسیح یعنی حواری - یہہ ورس انجیل کی صاف صاف
توریت پر ناسخ ہونیکی دال ہین - ورس ۳۸ باب ۵ انجیل متی - تم نے سنا ہے کہ کہا گیا
آنکہہ کے بدلے آنکہہ اور دانت کے بدلے دانت - ورس ۳۹ باب پانچ انجیل متی -
پر مین تمہین کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ
مارے دوسرا بہی اوسکی طرف پہیر دے ۱۲- ورس ۴۳ باب ۵ انجیل متی - تم نے سنا ہے کہ
کہا گیا اپنے پڑوسی سے دوستی رکہہ اور اپنے دشمن سے عداوت ورس ۴۴ باب ۵
انجیل متی - پر مین تمہین کہتا ہون کہ اپنے دشمنون کو پیار کرو - الیٰ آخرہ - ورس ۳۸
باب ۵ انجیل متی اور ورس ۴۳ باب و کتاب مذکورہ مین مضمون توریت کا منقول ہے
او ورس ۳۹ باب ۵ انجیل متی - اور ورس ۴۴ باب و کتاب مسطورہ مین ارشاد حضرت
مسیح او مضمون انجیل ہے - بس یہہ ورس انجیل کی ناسخ توریت مقدس نہین تو کیا

ہین۔ اور ۲۴ ورس انجیل کے ورس ۱۷ اور ورس ۱۸ باب ۵ انجیل متی کے متناقض نہین
تو کیا ہین ناسخ و منسوخ ہونا انجیل و توریت کا اور آپسمین متناقض ہونا ورسہاے
انجیل کا ورسون مذکورۃ الصدر سے ذوی العقول پہ بعد ادنی تامل کے صاف
ظاہر ہے ۱۲

(۱) یسوع مسیح نے اکثر آدمیونکو خدا کہا بموجب عبارت انجیل کے

یہودیون نے جب حضرت یسوع مسیح کو گرفتار کیا اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کی بابت نہین بلکہ کفر کی بابت سنگسار کرتے ہین اور اسلیے کہ تو انسان ہوکے اپنے تئین خدا بتاتا ہے تو اوس حالت اضطرار مین مسیح نے بہت انسانون کو خدا کہا دیکھو ورس چونتیس ۳۴ باب ۱۰ انجیل یوحنا۔ یسوع نے انہین جواب دیا کیا تمہاری شریعت مین نہین لکھا ہے کہ مینے کہا کہ تم خدا ہو اور ورس ۳۵ باب وکتاب مذکور۔ (جبکہ اسنے انہین جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا) (اور نوشتے کا باطل ہونا ممکن نہین) پس جبکہ بموجب عبارت انجیل کے نوشتے کا باطل ہونا غیر ممکن ہے اور بموافق فرمانے حضرت یسوع مسیح کے اکثر بنی آدم خدا ہین اور حسب مضمون انجیل کے جنکے پاس خدا کا کلام آیا وہ خدا ہین تو توحید کہان اور تثلیث کہان یہان تو ہر شخص جیسا تم خدا ہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا و سیئات عقائدنا و اعمالنا ؛

(۲) بہت وجدانی کے حسب تحریر انجیل کے یسوع مسیح کی زبان سے وہ کلام صادر ہوا کہ نبی اللہ کی شان کے بعید ہے

دیکھو ورس ۴۶ باب ۲۷ انجیل متی۔ اور نوین گہڑی کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی اے میرے خدا تونے کیون مجھے

چھوڑ دیا ۱۲- انجیل مرقس باب ۱۵ ورس ۳۴ اور نوین گھڑی یسوع نے بڑی آواز سے چلا کے
کہا ایلی ایلی لما سبقتانی جسکا ترجمہ یہہ ہوا اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیون
چھوڑ دیا ۱۲- جب خداوند خدا چھوڑ دے تو اوس شخص کا کہان ٹھکانا ہے نہ زمین میں
نہ آسمان مین نہ اس جہان مین نہ اوس جہان مین گویا دونون عالم سے وہ گیا
کوئی ایماندار ایسا کلام اپنی زبان سے نہین نکال سکتا چہ جائے کہ انبیا اللہ خصوصاً
رسل اور بقول اہل مسیح خدا کا بیٹا۔ ایسا کہتا۔ نہین نہین یہہ تو محض جناب مسیح پر
افترا ہے راویون نے انجیل کے خلاف واقع بیان کیا ہے یا مصنفان انجیل نے خود
لکھ لیا ہے فلہذا فرقہ بلا مریہ۔ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام ایسے اقوال سے بری الذمہ ہین

بعثت حضرت مسیح بنی اسرائیل کیواسطے تھی

انجیل متی باب ۱۵ ورس ۲۴ اسنے جواب دیکے کہا مین اسرائیل کے گھر کے کھوئے ہوئے بھیڑون
کے سوا کسی کے پاس نہین بھیجا گیا ۱۲- اس ورس مین حضرت مسیح نے فرمایا کہ مین آل
اسرائیل کے گم گشتون کی تلاش مین یعنی اہل اسرائیل کے گمراہون کی ہدایت کیواسطے
آیا ہون اور ون کا رسول نہین ہون پس حضرت مسیح کی رسالت بنی اسرائیل میں
منحصر ہوئی عام رسالت نہوئی اور جب حضرت مسیح نے اپنی رسالت کو ایک خاندان
کے واسطے منحصر کر دیا تو پھر انسے اور لوگونکو امید نجات رکھنا خالی از خیال نہین ﴿

آمد مسیح برائے شر فی موافق تحریر انجیل

ورس ۳۴ باب ۱۰ انجیل متی یہہ مت سمجھو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہین
بلکہ تلوار چلوانے آیا ہون ۱۲- انجیل لوقا باب ۱۲ ورس ۴۹ آگ زمین پہ لگانے آیا ہون
اور کیا چاہتا ہون کہ لگ چکی ہوتی ۱۲- یہہ دونون ورس اسبات پہ دلالت کرتے ہین

کہ حضرت مسیح مصالحت کیواسطے نہین آئے بلکہ شمشیرانی اور آتش فشانی کے لیئے تشریف لائے تہے نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح نہایت مصلح اور صلح دوست تہے ۱۲

انکار کرنا حضرت مسیح کا معجزہ نمائی سے

ورس ۳۹ باب ۱۲ انجیل متی - پر اوسنے جواب دیکے انہین کہا کہ اس زمانہ کی بری اور حرام کار قوم نشان ڈہونڈتے ہین پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انکو دیا نہ جائیگا ۱۲ - ورس ۴ باب ۱۶ انجیل متی ایک بری اور حرامکار قوم نشان ڈہونڈہتی ہے پر کوئی نشان انہین نہ دیا جاویگا مگر یونس نبی کا نشان اور وہ انہین چہوڑ کے چلا گیا ۱۲ - ورس ۲۹ باب ۱۱ انجیل لوقا اور جب بہیڑ جمع ہوئی وہ کہنے لگا کہ اس زمانے کی قوم بری ہے وہ نشان ڈہونڈہتی ہے پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی اسکو دیا نجائیگا ورس ۱۲ باب ۸ انجیل مرقس - اور اوسنے اپنی روح مین آہ مار کے کہا کہ اس زمانہ کی قوم کیون نشان چاہتی ہے مین تمہین سچ کہتا ہون کہ اس قوم کو کوئی نشان دیا نجائیگا - یہہ چار ورس اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ حضرت مسیح سے کوئی معجزہ خیر ظہور مین نہین آیا کیونکہ لوگ حضرت مسیح کے زمانہ کے یسوع مسیح سے نشان یعنی معجزہ طلب کرتے تہے اور حضرت مسیح طالبان معجزہ کو بری قوم اور حرام کار قوم فرماتے تہے اور کہتے تہے کہ کوئی نشان اس قوم کو دیا نہ جائیگا - ورس ۱۲ باب ۸ انجیل مرقس سے تو یہہ بات صاف ظاہر ہے - اور انجیل متی اور لوقا سے بتامل ثابت ہوتی ہے کیونکہ ورسہاے متی اور لوقا مین یونس نبی کے نشان کا وعدہ کیا ہے اور یونس نبی علیہ السلام اپنی قوم کو چہوڑ کر چلے گئے اور یہہ ورس ۴ باب ۱۶ انجیل متی کے اخیر الفاظ سے ظاہر ہے - مگر یونس نبی کا نشان اور وہ انہین چہوڑ کے چلا گیا ۱۲ - اور ہیرودس جو یروشلیم کا حاکم تہا اور حضرت مسیح کے معجزونکا مشتاق اسنے بہت باتین دریافت کین لیکن جواب ندارد

ورس ۸ باب ۲۳ انجیل لوقا اور ہیرودس یسوع کو دیکھکے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تہا کہ اسے دیکھے اسلئے کہ اسکی بابت بہت کچھہ سنا تہا اور امیدوار تہا کہ اسکا کوئی معجزہ دیکھے اور اسنے اس سے بہتیری باتین پوچھین پر اسنے اوسے کچھہ جواب نہ دیا ۱۲-

(۲) حسب تحریر انجیل حضرت یسوع مسیح موت سے خوف کرتے تھے

دیکھو ورس ہائے انجیل متی باب ۲۶ ورس ۳۸ تب اسنے انہین کہا میری جان موت تک نہایت غمگین ہے یہان ٹہیرو اور میرے ساتھہ جاگتے رہو۔ ورس ۳۹ اور تہوڑا آگے بڑہکر دعا مانگتا اور کہتا ہوا منہہ کے بل گرا کہ اے میرے باپ اگر ہوسکے تو یہہ پیالہ مجھہ سے گذر جاوے مگر نہ جیسا مین بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ورس ۴۲ پہر دوبارہ جاکر دعا مانگی اور کہا اے میرے باپ اگر ممکن نہین کہ یہہ پیالہ میرے پینے بغیر مجھہ سے گذر جاوے تو تیری مرضی ہو ورس ۴۴ اور انہین چہوڑکے پہر گیا اور وہی بات کہکر تیسری بار دعا مانگی - یہہ ورس صاف حضرت مسیح کی موت سے خوف پہ دلالت کرتے ہین عجب ابن اللہ بقول اہل مسیح ہین کہ موت سے خوف کرتے ہین اور باپ کو بیٹے کی ہلاکت پر دشمنون کے ہاتھہ سے نہایت بیکسی کے ساتھہ ذرا رحم نہین آتا اور مزید بر آنکہ حضرت مسیح جیسا اہل عقل خداوند خدا کی جناب مین یون کہے کہ (اگر ہوسکے تو یہہ پیالہ مجھہ سے گذر جاوے اگر ممکن نہین کہ یہہ پیالہ میرے پینے بغیر مجھہ سے گذر جاوے) وہ کونسی چیز مخلوق مین ہے کہ جسکو خداوند خدا کر نہین سکتا اور خداوند خدا کی پیشگاہ مین ممکن نہین وھو علی کل شیئٍ قدیر ۔

(۳) انجیل بنا اکرام انسان ہے

ورس ۳ باب اول انجیل لوقا مینے بہی مناسب جانا کہ سبکو شروع سے بہ کوشش دریافت کرکے تیرے لئے اے فاضل تہیوفلس ترتیب سے لکہون مضمون اس ورس کا یہہ بات

ظاہر کرتا ہے کہ انجیل ہذا کلام ربّانی نہین ہے بلکہ کلام انسانی ہے کیونکہ لوقا یون کہتا ہی
کہ مین نے بھی مناسب جانا کہ سبکو سرے سے بکوشش دریافت کرکے تیرے لیے ای فاضل تہیوفلس
ترتیب سے لکھون - پس لوقا نے فاضل تہیوفلس کی خاطر اس انجیل کو مثل تاریخ کے نہ اپنی
چشم دید بلکہ لوگون سے دریافت کرکے تحریر کیا اور جو کہ جن سے روایت کی ہے اون
راویون کے نام اور نشان قلم انداز کیے تاکہ صحت وسقم روایت کا معلوم ہوتا پس
رطب و یابس ہر قسم کی روایات سے مملو کردے بدینجہت انجیل پایۂ اعتبار سے ساقط
ہے - اور ورس مذکور کا ماقبل ظاہر کرتا ہے کہ جملہ اناجیل متداولہ فی زمانہ مورخون
کی تالیف و تصنیف ہین - جنکو لوگ اپنی غلطی سے کلام الٰہی جانتے ہین وہ تو کلام حضرت
یسوع مسیح علیٰ نبینا و علیہ السلام کا بھی نہین دیکھو باب اول ورس اول و دوم انجیل لوقا
ازبس کہ بہتون نے اختیار کیا کہ ان چیزون کو جو ہمارے درمیان واقع ہوئین بیان
کرین - ورس دوم جیسا کہ انھون نے جو شروع سے دیکھنے والے اور کلام کے خادم
تھے انہین ہمکو سونپا ۱۲ - اور ورس سوم و چہارم باب اول انجیل لوقا کا صاف صاف
بیان کرتا ہے - ورس سوم مینے بھی مناسب جانا کہ سبکو سرے سے بکوشش دریافت
کرکے تیرے لیے اے فاضل تہیوفلس ترتیب سے لکھون ۱۲ - ورس چہارم - تاکہ تو ان باتون
کی سچائی جنکی تونے تعلیم پائی ہے جانے ۱۲ - ان ورسون کے دیکھنے سے مثل آفتاب دوپہر
کے روشن ہے کہ جملہ اناجیل مانند کتب تواریخ کے جنمین ہر قسم کی روایات اور حکایات
بے پتہ اور بلا سند ہین تصنیف کی گئین بلکہ جن تواریخون مین راویان روایات مذکور
ہین اونسے انجیلون کا مرتبہ کم ہے کیونکہ راویون سے صحت و سقم روایت کا معلوم ہوسکتا
ہے اور اناجیل مین یہہ بات مفقود ہے فقط تمّت

توریت سے سور حرام ہی

دیکھو کتاب اخبار باب (۱۱) ورس سات اور سور کے کھر اوس کا دو حصہ ہوتا ہے اور
اور اس کا پانون چراہی پر وہ جگالی نہین کرتا وہ بھی ناپاک ہے تمہارے لئے ۸ تم انکے
گوشت مین سے کچھہ نکھائیو اور اُن کی لاشون کو نہ چہوئیو کہ یہہ ناپاک ہین تمہارے لئے ۱۲

ختنے توریت سے فرض ہین اور اہل مسیح نہین کرتے

کتاب پیدائش باب ۱۷ ورس ۹ پہر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت
در پشت میرے عہد کو نگاہ رکہین ۱۰ اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے
بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نرینہ
کا ختنہ کیا جاوے ۱۱ اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کروا اور یہہ اوس عہد کا نشان
ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہین ۱۲ تمہارے پشت در پشت ہر لڑکے کا جب
آٹھہ روز کا ہو ختنہ کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین ۱۳ لازم ہے
کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زرخرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہاری جسمون مین
عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ فرزند نرینہ جسکا ختنہ نہین ہوا وہی شخص اپنے لوگون مین
سے کٹ جائے کہ اوسنے میرا عہد توڑا ۱۲

بلا ذبح کرے جانور کا گوشت کہانا توریت سے حرام ہے لیکن بعض لوگ گردن مروڑے جانور کہاتے ہین

کتاب احبار باب سترہ ورس تیرہ ۱۳ - اور بنی اسرائیل مین سے یا مسافرون مین سے جنکی بود و باش تم مین ہے
جو شخص شکار کرے اور کوئی چرندہ یا پرندہ جو کہایا جاتا ہے پکڑے وہ اس کا لہو بہاوے اور اوسے
مٹی سے چھپاوے ۱۴ کیونکہ یہہ ہر ایک بدن کی جان ہے اس کا لہو جان کی جگہہ ہے اسلئے مینے بنی اسرائیل
کو حکم کیا کسی گوشت کا لہو مت کہاؤ کہ ہر جسم کی زندگانی اسکا لہو ہے جو کوئی اسے کہائیگا کٹ جائیگا ۱۲

(رسالہ ہذا ۱۸۸۵ء مین مرتب ہوئی) تمام شد (بتاریخ یازدہم ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ تمام شد)